بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۰ نمبر ۲۵۲ — ہفتہ، صفر المظفر ۱۴۰۲ھ ہجری؛ ۵ فتح ۱۳۶۰ ہش؛ ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء — نمبر ۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

دُور دراز سے آئے ہوئے پچیس ہزار سے زائد احباب و خواتین نے تجہیز و تکفین اور جنازہ میں شرکت کی

نمازِ جنازہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور قبر پر دعا کروائی:

ربوہ ۴ فتح/دسمبر۔ جماعت احمدیہ کی جلیل القدر بزرگ خاتون حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جسد اطہر کو آج شام مغرب کی اذان سے قبل بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ حضرت سیدہ موصوفہ کل ۳ اور ۴ دسمبر کی درمیانی شب ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

نمازِ جنازہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں شام ۴ بج کر ۷ منٹ پر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ کے وسط میں واقع چار دیواری میں تدفین مکمل ہونے کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

تکفین اور جنازہ میں پاکستان کے چاروں صوبوں کے دور دراز مقامات سے آئے ہوئے قریباً ۲۵ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد خواتین کی بھی تھی۔ جو اگرچہ عام طریق کے مطابق نمازِ جنازہ میں تو شریک نہیں ہو سکیں تاہم انھوں نے حضور انور کی رہائش گاہ پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا آخری دیدار کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا جسدِ خاکی آج صبح ۱۰ بجے کے قریب خواتین کے عام دیدار کی خاطر رکھ دیا گیا تھا ——— ربوہ اور دور دور سے آئی ہوئی ہزاروں خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا آخری دیدار کیا۔ اس موقع پر بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ کئی خواتین غم کے مارے ہوش بجا نہ رکھ سکیں اور غم کی شدت میں کئی خواتین اپنے معصوم بچوں کو بھی بھول کر ان کی طرف پوری توجہ نہ دے سکیں تاہم قرآن و سنت کی اتباع میں احمدی خواتین نے مومنانہ صبر و رضا کا شاندار مظاہرہ کیا اور جذبات کی شدت اور بہتے ہوئے آنسوؤں کی کثرت کے باوجود کسی نے اونچی آواز نہیں نکالی۔ نہ ہی خلاف شریعت کوئی حرکت کی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے جسدِ خاکی کا آخری دیدار صبح ۱۰ بجے کے قریب شروع ہوا اور یہ سلسلہ ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد جمعہ کی وجہ سے یہ سلسلہ ایک گھنٹہ معطل رہا اور پھر ۲ بجے سے ۳ بجے کے بعد تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

احباب کی آمد:

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر رات کو ہی بذریعہ ٹیلی فون ملک کے کونے کونے اور بیرون ممالک تک پہنچ گئی تھی۔ چنانچہ آج صبح سے ہی دور دراز سے احباب جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کے غم میں (جو جماعتی لحاظ سے ان کا اپنا بھی غم تھا) شریک ہونے کے لئے ربوہ پہنچنا شروع ہو گئے۔ متعدد جماعتوں سے بسیں۔ ویگنیں بھر بھر کر احباب و خواتین آتے رہے۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ ٹرین اور بسوں کے ذریعہ اور ذاتی کاروں کے ذریعے آئے۔ سب احباب کی مہمان نوازی کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا تھا۔ احباب و خواتین کی آمد کا سلسلہ جنازہ کے وقت تک جاری رہا۔ اور کراچی۔ اندرون سندھ اور پشاور تک سے امراء اضلاع۔ امراء مقامی، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قائدین اور زعماء اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران بڑی تعداد میں ربوہ پہنچتی رہیں۔ نماز جمعہ کے وقت مسجد اقصیٰ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی اور مسجد کے باہر کاروں۔ ویگنوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور باہر سے آئے ہوئے خدام نے مستعدی سے اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لی تھیں اور مجمع کو کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اور احسن انتظامات کئے گئے تھے۔

سفرِ آخرت:

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے سفرِ آخرت کے انتظامات کے سلسلہ میں یہ طے کیا گیا تھا کہ تمام حضرات سیدھے بہشتی مقبرہ پہنچیں جہاں پر شام کے ۴ بجے نمازِ جنازہ کی ادائیگی کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ احباب سے کہا گیا تھا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش گاہ کی طرف نہ جائیں۔ خواتین سے کہا گیا تھا کہ وہ راستوں پر نہ کھڑی ہوں اور نہ ہی بہشتی مقبرہ جائیں۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد ربوہ کے تمام محلوں سے احباب ربوہ اور بیرونی جات سے آئے ہوئے مہمانان کرام بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہونے شروع ہو گئے۔ حضور انور مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے بعد (جو آج معمول سے ذرا جلد ادا کی گئی تھی) ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضرت سیدہ موصوفہ کا جسدِ اطہر تابوت میں رکھا گیا تھا۔ حضور کی آمد کے بعد تابوت کو پیچ اور کیل لگا کر اچھی طرح بند کر دیا گیا (اس سے پہلے گھر کے اندر خاندانِ مبارکہ کے احباب و خواتین نے حضرت سیدہ موصوفہ کے چہرۂ مبارک کا آخری دیدار کیا) تابوت کو اچھی طرح بند کرنے کے بعد ٹھیک پونے چار بجے حضور انور کی رہائش گاہ کے لان سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ حضور انور نے خود خاصی دور تک جنازہ کو کندھا دیا۔ حضور کی رہائش گاہ کے احاطے سے لے کر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی رہائش گاہ تک جنازہ چارپائی پر رکھ کر کندھوں پر لے جایا گیا۔ اس جگہ پہنچ کر تابوت کو زرد رنگ کی ایک وین میں منتقل کیا گیا۔ وین میں ایک چارپائی بچھی ہوئی تھی جس پر سفید چادر پڑی تھی۔ اس کے اوپر تابوت کو رکھ دیا گیا۔ حضور انور نے خود وین کے دروازے پر کھڑے ہو کر تابوت کو اندر رکھوایا۔ اس کے بعد یہ وین دو درجن سے زائد کاروں کے ایک جلوس کے ہمراہ آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوئی۔ خاندانِ مبارکہ کے بیشتر افراد اور دیگر امرائے اضلاع اور نمایاں احباب کاروں میں جنازہ کے ہمراہ تھے۔ باقی لوگ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ محلہ دار الصدر سے نکل کر قافلہ دار الصدر کی درمیانی سڑک پر آ گیا اور اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے قریب بغلی سڑک پر مڑ گیا اور سرگودھا فیصل آباد روڈ پر سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ کے غربی گیٹ سے اندر داخل ہوا۔ حضور انور اپنی گاڑی میں جنازہ کی وین کے ساتھ تھے۔ حضور کے ہمراہ گاڑی میں حضور کے تینوں صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب تھے۔ جنازہ کی وین میں اگلی سیٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے اور محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب تھے۔ جبکہ پچھلے حصے میں حضور انور کے داماد محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب اور مکرم کرنل محمود خان صاحب تھے۔

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ فتح/دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کو شدید کوفت کا اثر ہے اور ضعف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافیٔ مطلق ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحتِ کامل عطا کرے۔ آپ کی پریشانیاں دور فرمائے اور آپ کو اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت میں رکھے آپ کو دن رات پوری صحت و توانائی کے ساتھ کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ صفر ۱۴۰۲ھ
۵ فتح ۱۳۶۰ ہش

زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے کا نہایت مؤثر ذریعہ

مامورین الٰہی کے سپرد دو کام ہوتے ہیں۔ ایک پیغام کا پہنچانا، دوسرے جو لوگ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کے اعیان و انصار میں آ شامل ہوں ان کی تربیت باطنی میں مشغول ہو کر ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنا۔ ان دونوں کاموں کی انجام دہی کے لئے انہیں دو زبردست قوتیں عطا کی جاتی ہیں۔ ایک ہمدردیٔ نوع انسان اور تبلیغ کا بے پناہ جوش دوسرے متبعین کی کایا پلٹنے والی عدیم النظر قوت قدسیہ۔

جہاں تک ہمدردیٔ نوع انسان اور تبلیغ کے بے پناہ جوش کا تعلق ہے وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ لوگوں کو صرف ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں انہیں ہدایت کو قبول کرنے پر مجبور کرنا ان کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ دلائل و براہین کے ذریعہ بھی حق کو دوسروں پر آشکار کرتے ہیں اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ بھی اُن پر حجت تمام کرتے ہیں۔ الغرض وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ وہ نہ مخالفتوں کے طوفانوں کو خاطر میں لاتے ہیں اور نہ ظلم و ستم کی آندھیوں سے ہی مرعوب ہوتے ہیں اور بے خوف اور نڈر ہو کر اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف رہتے ہیں اور حالات کیسے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں وہ اس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اتمام حجت نہ ہو جائے۔ ان کا کام اس میدان میں صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ حق کو پورے طور پر آشکار کر کے ہر لحاظ سے اتمام حجت کر دکھائیں۔ لوگوں کو قبول حق پر مجبور کرنے سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ہر چند کہ ان کے اندر شدید تڑپ ہوتی ہے کہ لوگ کسی طرح راہِ ہدایت پر آجائیں تاہم ان کا تمام تر انحصار دلائل و براہین، دعاؤں اور آسمانی نشانوں پر ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے اس حق کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اگر چاہیں تو حق کو قبول کریں اور اگر نہ چاہیں تو نہ قبول کریں۔ بہرحال اتمام حجت کے بعد وہ عنداللہ اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

لیکن مامورینِ الٰہی کا کام حق کو دوسروں تک پہنچانا اور اتمام حجت کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کے سپرد یہ کام بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لے آئیں وہ ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے والے بن جائیں۔ وہ اپنی قوت قدسیہ سے کام لے کر یہ فریضہ بھی کمال خوش اسلوبی سے ادا کر دکھاتے ہیں۔ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے جب تک کہ فی الحقیقت ان کے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی رونما ہو کر ایک انقلاب عظیم برپا نہ ہو جائے اور وہ دوسروں کے مقابلہ میں ایک نئے انسان نہ بن جائیں۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے متبعین بار بار ان کے پاس آ کر رہیں اور کچھ عرصہ ان کی تریاقی صحبت میں بسر کر کے ان کی خداداد قوتِ قدسیہ سے فیض یاب ہوں۔ اسی لئے وہ اپنے متبعین کو بلاتے ہیں کہ آؤ اور بار بار آ کر ہمارے پاس رہو اور وہ نور حاصل کرو جس سے سستی، کسل اور بے عملی کی ظلمت پاش پاش ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) بار بار اپنے دوستوں کو تحریک کرتے تھے کہ وہ آپ کے پاس آ کر رہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے بار بار مرکز سلسلہ میں آ کر رہنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اِس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی"

(آسمانی فیصلہ)

جیسا کہ احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ اس عظیم الشان غرض کے بیک وقت بہت ہی وسیع پیمانہ پر پورا ہونے کی خاطر ہی سیدنا حضرت اقدس نے بہ اذن الٰہی جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی اور یہ عظیم الشان غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی پیش خبریوں کے عین مطابق اس مقدس و بابرکت جلسہ کے ذریعہ نہایت شان سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اور جس وسیع پیمانہ پر پوری ہوتی چلی آ رہی ہے وہ پیمانہ بحمداللہ تعالیٰ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارا یہ مقدس و بابرکت جلسہ دنیا کی محبت ٹھنڈی کرنے اور مولیٰ کریم کی محبت کو دل پر غالب کرنے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا کرنے میں جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہر سال جلسہ کے موقع پر ایسے براہین یقینی مشاہدہ میں آتے ہیں کہ جو کمزوری اور ضعف اور کسل دور کرنے اور ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں اور اس طرح ہمارا یہ مقدس جلسہ زندگیوں میں پاک تبدیلی لانے اور لاکھوں انسانوں کو ایک نئی روحانی حیات سے ہمکنار کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال ہی ڈیڑھ پونے دو لاکھ افراد اس میں شمولیت اختیار کرنے اور اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں اور آتے بھی ہیں ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔

اس مقدس و مبارک اور انقلاب انگیز تاثیرات کے حامل جلسہ کے مبارک ایام اب پھر قریب آ گئے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ العزیز خدائی وعدوں کے بموجب شمع احمدیت کے پروانے اس میں شمولیت کی غرض سے کھنچے چلے آئیں گے۔ وہ بتوفیق الٰہی حمد باری کے ترانے الاپتے ہوئے عجیب والہانہ انداز میں آئیں گے اور اسطرح ہمارا صادق الوعد خدا اپنے وعدوں کو پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کر دکھائے گا۔ وہ آئیں گے مشرق اور مغرب سے بھی، شمال اور جنوب سے بھی، پاکستان کے کونہ کونہ سے بھی اور مختلف براعظموں کے دور دراز علاقوں حتیٰ کہ دنیا کے آخری کناروں سے بھی۔ وہ ایک دفعہ پھر اس حقیقت کو آشکار کر دکھائیں گے کہ غلبۂ حق کی وہ اکیلی آواز جو آج سے ۹۳ سال قبل بلند ہوئی تھی حسب وعدہ الٰہی زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور آج اس کی گونج پورے کرۂ ارض پر سنی جا رہی ہے اور ہر ملک اور ہر قوم کے افراد اس پر لبیک کہتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں کالے بھی ہیں اور گورے بھی، زرد رنگت والے بھی ہیں اور گندم گوں بھی۔ ہر چند کہ وہ مختلف قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بحمداللہ تعالیٰ وہ محبت و اخوت کے ایک ہی رشتہ میں منسلک ہیں اور ایک ہی خاندان کے افراد ہونے کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر اختیار کریں گے اور مبارک ہے ان کا یہ سفر کیونکہ یہ انہیں علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب ہوگا اور اس کے نتیجہ میں خدائی افضال و انعامات کے وہ مورد بنیں گے اُسی طرح جیسے اُن سے پہلے لاکھوں انسان بنے۔ اور بنتے چلے آ رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت ڈالے سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو، انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے اور ان کی جملہ مرادیں انہیں عطا کرے۔ آمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تحریکِ جدید۔ دفتر سوم

تحریک جدید کے دفتر سوم کے اجراء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تمام احمدی جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں۔ نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں، تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ اُن کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔ سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوم کا اجراء کیا جاتا ہے"

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ دفتر سوم کے مالی جہاد میں بھرپور کوشش فرمائیں۔ اور اپنی مساعی کے بارہ میں مرکز میں رپورٹ بھی بھجوائیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیرتِ الٰہی کے عبرتناک نمونے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ بی۔ ایس سی شاہد ربوہ

(۲)

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا نشان دکھایا۔

تاریخ طبری میں آتا ہے کہ کسریٰ شاہِ ایران نے ایک دفعہ یہودیوں کی انگیخت پر گورنر یمن کو حکم بھجوایا کہ عرب میں جو ایک نیا مدعی نبوت پیدا ہوا ہے۔ اسے گرفتار کر کے میرے دربار میں بھجوایا جائے۔ یمن جو سرزمینِ عرب کا حصہ تھا اس وقت حبشہ کے تصرف سے نکل کر ایرانی حکومت کے ماتحت آگیا تھا اور ایران یمن کو اپنا ایک صوبہ سمجھتا تھا۔

گورنر یمن نے اس حکم کی تعمیل کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھجوائے اور ساتھ کہلا بھیجا کہ مجھے تو معلوم نہیں آپ کا کیا قصور ہے تاہم بہتر یہی ہے کہ آپ میرے سپاہیوں کے ساتھ آجائیں۔ ورنہ ممکن ہے کسریٰ اپنی فوجیں بھیج کر سارے عرب پر دھاوا بول دے۔

جب وہ سپاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے آپ کو ساتھ چلنے کو کہا تو آپ نے فرمایا

"ٹھہرو! میں تمہیں پھر جواب دوں گا۔"

چنانچہ وہ دو دن ٹھہرے اور پھر حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"ایک دن اور ٹھہر جاؤ!"

تیسرے دن جب وہ آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا:۔

"جاؤ اپنے گورنر سے کہہ دو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے۔"

وہ سخت حیران ہوئے کہ آپؐ نے کیا کہا ہے انھوں نے پھر آپؐ سے چلنے کی درخواست کی۔ مگر آپؐ نے فرمایا:۔

"میں نے تمہیں جو جواب دینا تھا وہ دے دیا ہے۔"

اس پر انہوں نے واپس جا کر گورنر سے ساری بات کہہ دی۔ گورنر یمن نے یہ بات سنی تو کہنے لگا۔ یا تو یہ شخص پاگل ہے یا پھر خدا کا سچا نبی ہے۔ ہم چند دن انتظار کر لیتے ہیں کہ آیا یہ بات سچی ہے یا نہیں۔

کچھ دنوں بعد یمن کی بندرگاہ پر ایک جہاز لنگر انداز ہوا اس میں سے ایک سفیر اترا۔ جو گورنر یمن کے نام ایک چٹھی لایا تھا۔ گورنر یمن یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس پر ایک نئے بادشاہ کی مہر تھی۔ جب خط کھولا گیا تو وہ کسریٰ کے بیٹے شیرویہ کی طرف سے تھا اور اس کا مضمون یہ تھا کہ ہمارا باپ سخت ظالم تھا اور اس نے تمام ملک میں تباہی مچا رکھی تھی۔ میں نے اسے فلاں رات قتل کر دیا ہے اور اب اس کی جگہ میں تختِ حکومت پر بیٹھا ہوں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے عرب کے ایک مدعی نبوت کے متعلق گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ میں اس حکم کو اس خط کے ذریعہ منسوخ کرتا ہوں

(طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۸۳)

کسریٰ شاہ ایران کی حکومت اپنی طاقت وسعت اور ہمہ گیری کے اعتبار سے اتنی زبردست تھی کہ یمن بھی اس کا ایک صوبہ تھا اور باجگزار ریاست شمار ہوتا تھا اور کسریٰ اپنے مقابل میں عرب اور اہلِ عرب کو اتنا کمزور خیال کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بارے میں یقیناً وہ سن چکا ہوگا کہ قریش مکہ کا لشکر جرار ان کے مقابلے پر سخت ہزیمت اٹھا کر پسپا ہوا تھا (یہ غزوہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے) انھیں گرفتار کرنے کے لئے وہ کوئی باقاعدہ فوج یا فوجی دستہ بھیجنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا بلکہ صرف والیٔ یمن کے نام ایک ہدایت جاری کرتا ہے۔ پھر یمن کا گورنر بھی کسی مسلح کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھتا بلکہ خیال کرتا ہے کہ صرف چند قاصد اس مقصد کے لئے کافی ہوں گے۔ وہ عرب کے اس مدعی نبوتؐ کی ظاہری بے بضاعتی کو تو دیکھ رہے تھے مگر انھیں اس زبردست خدا کی قدرت کا ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا جو اس کے پیچھے کام کر رہا تھا۔ مگر ادھر کسریٰ اپنا ظالمانہ پروانہ جاری کرتا ہے اور ادھر زمین و آسمان کی قوتوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے عالم ملکوت کے پردے دار کسریٰ کے بیٹے شیرویہ کو تحریک کرتے ہیں کہ اٹھ کر اپنے باپ کی زندگی کا خاتمہ کر دے اور جونہی وہ القاءِ غیبی کی تعمیل کرتا ہے تو بالکل ایک ٹیلیفونی سلسلۂ مواصلات کی طرح خدا تعالیٰ کے رسولؐ کو اطلاع ملتی ہے کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا نے ستاروں کی پرستش کرنے والوں کے خدا کو مار دیا ہے۔ یہ خبر والیٔ یمن کے لئے اتنی غیر متوقع اور ناقابلِ یقین تھی کہ وہ پکار اٹھتا ہے کہ:۔

یا تو یہ مدعی نبوت پاگل ہو گیا ہے
اور یا اس کے پیچھے ایک زبردست
طاقت کام کر رہی ہے

اور پھر چند دنوں کے اندر ہی وہ اس خبر کی صحت اور زبردست طاقت کے وجود کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس قسم کا ایک واقعہ ہندوستان کے ایک صالح بزرگ اور ولی اللہ کے ساتھ بھی پیش آیا۔ حضرت نظام الدین رحؒ صاحب اولیاء دلّی کی ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے زمانے کا ایک بادشاہ غیاث الدین تغلق کسی بات پر ان سے ناراض ہو گیا۔ وہ اس وقت بنگال کی طرف کسی جنگ کے لئے جا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ میں واپس آکر انھیں سزا دوں گا۔

حضرت نظام الدین صاحبؒ اولیا کے مرید بہت گھبرائے۔ انھوں نے عرض کی کہ کسی طرح بادشاہ کے پاس سفارش کرائی جائے تو بہتر ہوگا۔ آپؒ نے فرمایا۔ ایسی کوئی ضرورت نہیں۔ "ہنوز دلّی دور است" ابھی تو اس نے لڑائی پر جانا ہے۔ دلّی واپس آیا تو دیکھا جائے گا۔

بادشاہ کے جانے کے بعد پھر مریدان کے پاس آئے اور اپنی تجویز دوہرائی۔ مگر آپؒ نے پھر وہی جواب دیا کہ "ہنوز دلّی دور است"۔ آخر جس جنگ پر بادشاہ گیا تھا اس میں اس نے فتح حاصل کر لی اور واپس لوٹنے لگا۔ مرید پھر گھبرائے ہوئے آپ کے پاس پہنچے مگر آپ نے پھر وہی کہا کہ "ہنوز دلّی دور است" ابھی تو وہ دو چار سو میل کے فاصلے پر ہے۔ بالآخر جب وہ دلّی سے دو تین میل تک پہنچ گیا تو آپ کے مریدوں نے سخت لجاجت سے آپ کو پھر وہی مشورہ دیا۔ کہ کسی طریقہ سے مصالحت کر لی جائے مگر آپ کا جواب یہی تھا۔ "ہنوز دلّی دور است" آخر ایک دن پتہ لگا کہ بادشاہ کی فوجیں فصیل کے باہر ٹھہر گئیں ہیں۔ ان کے مرید یہ خبر سن کر پھر آپ کے پاس آئے اور کہا کہ حضور اب تو بادشاہ دلّی کے باہر تک پہنچ گیا ہے۔ اب تو کچھ کرنا چاہیئے۔ آپ نے اب بھی یہی فرمایا:۔

"ہنوز دلّی دور است"

اس رات ولی عہد نے فتح کی خوشی میں ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا۔ محل کی چھت پر ایک دعوت رچائی گئی اور چونکہ وہاں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ چھت اچانک نیچے آگری اور بادشاہ اور اس کے رفقاء سب کے سب دب کر ہلاک ہو گئے۔ صبح جب بادشاہ کی موت کی خبر حضرت نظام الدین اولیاءؒ تک پہنچی تو انھوں نے کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ "ہنوز دلّی دور است"۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے صدہا نشانات دکھائے بے شمار لوگوں نے مخالفت کی۔ آپ کی ہلاکت اور رسوائی کے منصوبے باندھے مگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر سب کو ایک ہی جواب دیا کہ:۔

ہر وہ شخص جو میری تذلیل کی کوشش
کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا
کرے گا۔

چنانچہ آپ کی زندگی میں ایسے بیشمار واقعات ہوئے کہ ادھر کسی شخص نے آپ کی ذلت کیلئے ہاتھ اٹھایا اور ادھر اللہ تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔ آپ اس قسم کے ہر واقعہ کو اپنی صداقت کا ایک نشان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ انی مھین من اراد اھانتک کے میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رسوا کیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷)

آپ نے ان مخالفین میں سے بعض کے نام لے لے کر ان کی ہلاکت یا رسوائی کی پیشگوئیاں فرمائیں جو اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔ آپ کو اپنے اس الہام کی صداقت پر اس قدر یقین کامل تھا کہ ایک بار ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جب ایک ہندو مجسٹریٹ لالہ چندو لال نے آپ سے سوال کیا کہ کیا خدا نے آپ کو کہا ہے کہ جو تیری ذلت کا ارادہ کریگا خدا اسے ذلیل کرے گا۔ تو آپ نے بیساختہ فرمایا۔ "ہاں" یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے اس نے کہا۔ جو بھی آپ کی ہتک کرے گا اس کے ساتھ ہی ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ "بیشک" اس نے کہا۔ اگر میں کروں؟ فرمایا۔ "چاہے کوئی کرے۔"

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ... سابق مبلغ انچارج زیمبیا

۶

مشن کیطرف سے دس سالہ جشنِ آزادی میں حصہ

۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کو زیمبیا کا جشنِ آزادی بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ لوساکا شہر کو بہت زیادہ سجایا گیا۔ رات کو روشنیوں کی بہار دیکھنے کے قابل تھی۔ ممالکِ غیر سے آنے والے نمائندوں کے لئے بہت سی مرسیڈیز کاریں بذریعہ ہوائی جہاز منگوائی گئیں۔ اس جشن پر حکومت کا کئی لاکھ پونڈ خرچ ہوا۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ زیمبیا کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر کے۔ ڈی۔ کاؤنڈا (DR-K-D KAUNDA) نے اپنے ملک کو جو نیشنل فلاسفی دی ہے اُسے "HUMANISM" یعنی "انسانیت" سے موسوم کیا ہے۔ تمام سرکاری دفاتر میں ہسپتالوں میں اور دیگر پبلک جگہوں پر اس فلاسفی پر مبنی فقرات پر مشتمل پوسٹر چسپاں کئے گئے ہیں۔ مثلاً "BEHUMANIST" یعنی انسانیت اپنایئے کے الفاظ جگہ بجگہ لکھے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ایسی تصاویر بھی بڑے بڑے پوسٹرز میں دکھائی گئی ہیں جن میں انسانیت کی خدمت کے نظارے ہیں۔ مثلاً جیسے ایک سپاہی ایک معذور کو سڑک پار کرا رہا ہے یا ایک افسر ایک بوڑھی عورت کا بوجھ اٹھا کر اُسے بس میں سوار کرا رہا ہو وغیرہ یہی فلاسفی سکول کی کتابوں میں شامل کی جاتی ہے۔ گو HUMANISM کی تحریک پندرھویں اور سولہویں صدی عیسوی کے دوران یورپ میں عیسائی راہنماؤں کے خلاف احتجاج کے طور پر چلائی گئی تھی۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ دنیا کے تمام انسان بلا امتیاز مذہب و ملت ایک جیسے ہیں۔

چرچ نے اس تحریک کو خدا کے خلاف بغاوت سے تعبیر کیا اور اس کے معانی میں "خدا کے انکار کے تصور" کو شامل کر دیا گیا۔ اور عام طور پر یہی سمجھا جانے لگا کہ اِس سے مراد مذہب اور خدا سے انکار ہے (گو اِس لفظ سے صرف انسانیت کا تصور ظاہر ہوتا ہے اور مذہب یا خدا کی نفی اِس میں شامل نظر نہیں آتی) لیکن زیمبیا کے پریذیڈنٹ نے اس فلاسفی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہماری فلاسفی "HUMANISM" میں مذہب، یا خدا کی ہستی کا انکار شامل نہیں بلکہ اس سے مراد "خدا کے سائے میں انسانیت ہے" چونکہ اس مفہوم اور مقصد کو ایک لفظ میں ظاہر کرنے والا قریب ترین لفظ HUMANISM ہی ہے اس لئے اِس کو فلاسفی کے لئے اپنایا گیا۔

اس جشن کے پروگرام کو یوم آزادی ۲۴ر اکتوبر سے ایک ماہ قبل سے سال کے آخر تک منائے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔

ہمارے مشن نے فیصلہ کیا کہ اِس جشن میں نمایاں طور پر شمولیت کے لئے ایک تقریب منعقد کی جائے جس میں ایسے بڑے بڑے مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی جائے جن کے پیروکار اس ملک میں موجود ہیں کہ وہ ایک ہی سٹیج پر آکر اپنے اپنے مذاہب اور نقطہ نظر کی روشنی میں اِس فلاسفی پر اظہارِ خیال کریں۔ چونکہ ۲۴ر اکتوبر سے نومبر کے ابتدائی ایام تک حکومت کی طرف سے بہت سے پروگراموں کا اعلان ہو چکا تھا۔ لہذا یہ بہتر سمجھا گیا کہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۴ کو مذکورہ مقصد کے لئے ایک سمپوزیم کا اعلان کیا جائے جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ یونیورسٹی کے ایک طالب علم۔ ایک وکیل اور ایک تاجر کو بھی دعوت دی جائے کہ وہ بھی اس موضوع پر اظہارِ خیال کرے اور پھر سامعین میں سے چند ایسے افراد کو بھی جو اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں۔ سٹیج پر آکر بولنے کی اجازت دی جائے۔

جماعت کے صدر صاحب کے مشورے سے ایک سٹیرنگ کمیٹی ہندو اور سکھ کمیونٹی کے چیئرمین کتھلک چرچ کے ایک نمائندہ زیمبیا پاکستان ایسوسی ایشن کے چیئرمین یونیورسٹی کی یونین کے صدر۔ اور زیمبین دوکانداروں کی یونین کے ایک لیڈر پر مشتمل قائم کی گئی۔ خاکسار بطور کنوینر (CONVENER) کے اس میں شامل تھا اور زیمبیا میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کا زیمبین نمائندہ MR-SAILI بطور سمپوزیم کے سیکرٹری شامل تھا۔ مشن ہاؤس میں اس کمیٹی کا ایک اجلاس بلایا گیا۔ فیصلہ ہوا کہ ۲۴ر نومبر کو اس سمپوزیم کو منعقد کرنے کے لئے خاکسار کسی ہال کو کرائے پر لینے کا بندوبست کرے اور ملک کے پرائم منسٹر کو اس کے افتتاح کے لئے درخواست کی جائے۔ اور لوساکا کے میئر اور گورنر کو بھی اس میں شمولیت کے لئے دعوت دی جائے۔ نیز یہ کہ خاکسار اِس کے لئے ایک پوسٹر تیار کرے جس میں تاریخ۔ مقام اور پروگرام درج ہو اور اس کو شہر کے اہم مقامات پر چسپاں کیا جائے۔

خاکسار نے اس کے لئے شہر میں ایک مشہور و وکیشنل کالج رجو یونیورسٹی سے منسلک ہے) کی شاندار عمارت کا ہال کرایہ پر لیا اور ایک پوسٹر خود تیار کیا۔ اخبارات سے انگریزی کے جلی حروف کاٹ کر اور انہیں ایک فل سکیپ کاغذ پر چسپاں کر کے۔ ذیل کی عبارت پر مشتمل ایک پوسٹر تیار کیا۔ جس کے اوپر کے دائیں کونے پر زیمبیا کے پریذیڈنٹ DR-K.D KAUNDA کی تصویر بھی چسپاں کی۔

ہندو کرسچن۔ مسلم۔ سکھ مذہب کے نمائندے ایک طالب علم ایک قانون دان۔ اور ایک عوام کا نمائندہ: "ہیومنزم" کے موضوع پر ۴ بجے شام ایولن ہون کالج (EVELYN HONE GLLEGE) کے ہال میں آنریبل علی سنبوے HO-N (ALI SIMBULE) کی صدارت میں تقاریر کریں گے۔ لوساکا کے گورنر E-LIMANDE اور میئر L.D.MULIMBA صدر کے سپورٹرز (SUPPORTERS) ہوں گے۔ آپ سب کو اس میں شمولیت کے لئے پُرتپاک دعوت دی جاتی ہے۔ براہ مہربانی پونے ۴ بجے شام اپنی سیٹیں سنبھال لیں داخلہ مفت ہوگا۔ اس پوسٹر کو الیکٹرک سٹینسل پر اتار کر اُسے ایک خاص الیکٹرک مشین سے گزار کر سینکڑوں پوسٹر مکرم ملک جلیل الرحمٰن صاحب کی اہلیہ MRS.BABRA نے اپنی اُس کمپنی میں تیار کروا دیئے جس میں وہ ملازم تھیں۔

اس سے قبل HON.W. NYIRENDA سے اِس تقریب کی صدارت کے لئے درخواست کی گئی تھی اِن سے ہی امام جماعت احمدیہ نے انگلینڈ میں مشن جاری کرنے کے ارادہ کا اظہار فرمایا تھا۔ اور جو اس وقت حکومت کی سینٹرل کمیٹی کی ڈسپلنری کمیٹی DISCIPLINARY COMMITTEE کے چیئرمین تھے۔ نیز ملک کے وزیراعظم (M.CHONA) کو افتتاحی خطاب کے لئے درخواست کی گئی ان دونوں نے معذرت کی کہ وہ حکومت کی طرف سے ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ اس کے بعد لوساکا کے گورنر افتتاحی خطاب کے لئے تیار ہوئے آنریبل علی سنبوے نے جو عوام میں بے حد مقبول وزیر تھے صدارت قبول کی۔

اس کے بعد خاکسار نے سٹیرنگ کمیٹی کی طرف سے زیمبیا کے پریذیڈنٹ صاحب کو اس سمپوزیم کے انعقاد کی خواہش کے اظہار اور پریذیڈنٹ صاحب سے اجازت راہنمائی اور دعا کی درخواست پر مشتمل ایک خط لکھا جس کے ساتھ پوسٹر اور پروگرام کی ایک کاپی بھی منسلک کی گئی اور لکھا گیا کہ ہم دس سالہ یوم آزادی کا جشن اس طرح منانا چاہتے ہیں کہ آپ کی فلاسفی "انسانیت" کے بارے میں بڑے بڑے مذاہب کے نمائندے لوگوں کو بتائیں کہ ان کا مذہب "انسانیت" کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے نیز ایک یونیورسٹی کا طالب علم ایک قانون دان اور ایک عوام کا نمائندہ اس بارہ میں اپنے فرائض منصبی پر روشنی ڈالیں۔ یہ سب کارروائی آپ کے ارشاد پر مشتمل جواب کے بعد کی جائے گی۔

اس کے ۱۵ر نومبر کے جواب کے اوپر پریذیڈنٹ نے DEAR SHEIKH, AHMAD کے الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھے تھے اور ٹائپ شدہ عبارت حسب ذیل تھی

ترجمہ:۔ آپ کے ۵ر نومبر کے خط کا بہت بہت شکریہ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ جو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری "انسانیت" کی قومی فلاسفی ہماری سوسائٹی کے ہر طبقہ کے ذہن نشین ہو جائے اس پر میں بے حد خوش ہوا ہوں۔ اس کے پیشِ نظر اس تقریب کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی برکات کے نزول کے لئے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں

مجھے یقین ہے کہ قادر مطلق خدا اِس عظیم کام میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔ براہ مہربانی اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قدم بڑھائیں۔ خدا کی برکات کی دعا کے ساتھ۔

آگے اپنے دستخط سے قبل "YOURS SINCERELY" کے الفاظ بھی انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھے تھے۔ اس کے بعد پوسٹر اہم مقامات پر چسپاں کر دیئے گئے۔ اور تمام وزراء اور اہم شخصیات کو سمپوزیم کے پروگرام کے ہمراہ ذاتی خطوط کے ذریعہ اس میں شمولیت کے لئے دعوت بھیجی گئی۔ اور بہت سے دعوت نامے مکمل پروگرام کے ساتھ مختلف گروہوں کے نمائندوں کو اپنے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیئے گئے۔ اور کالج اور یونیورسٹی کی یونین کے صدروں کو بھی تقسیم کے لئے دیئے گئے۔

ملک جلیل الرحمٰن صاحب نے تمام شمولیت کرنے والوں کی سوڈے کے بوتلوں وغیرہ کے ساتھ تواضع کے تمام تر انتظامات کا بیڑا اٹھایا تاکہ وہ اس رنگ میں اس خواب کو بھی پورا کر سکیں جس میں اُن کو بتایا گیا کہ بانی سلسلہ کے پہلے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب زیمبیا میں آئے ہوئے ہیں اور ملک صاحب خواب میں یہی چاہتے ہیں کہ کسی جگہ بہت سے لوگوں کے جمع ہونے کا اہتمام ہو جس میں وہ کھل کر تبلیغ کر سکیں۔

جب اس سمپوزیم کی خبر وزارت مواصلات کے ذریعہ ٹیلی ویژن والوں کو پہنچی تو انہوں نے اپنا نمائندہ بھیجا اور کہا کہ وہ ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام نشر کرنا چاہتے ہیں جس میں آپ "انسانیت"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

ٹیلی ویژن پر انٹرویو لینے والے نے سمپوزیم کے بارہ میں سوالات کے بعد پوچھا کہ اسلام انسانیت کے بارہ میں کیا بتاتا ہے۔ خاکسار نے تمام سوالات کے جواب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سمجھ کے مطابق دیئے۔

پروگرام کے مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار یہ سمپوزیم نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پایا۔ تقاریر کے اختتام پر سامعین میں سے بھی بعض نے سٹیج پر آکر پُرجوش تقاریر کیں۔ ان میں ہمارے نوجوان مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب (میڈیکل سٹوڈنٹ) بھی تھے۔

وسیع ہال ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان اور یونیورسٹی کے طلباء سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں داخل ہونے سے پہلے لوگ گیٹ سے باہر تین جگہوں پر پڑے رجسٹروں میں سے ایک میں اپنا نام اور پتہ درج کرتے تھے۔

اس کے چند روز کے بعد وہاں کے ایک مشہور بڑے سائنز کے روزنامہ اخبار کا رپورٹر ایک فوٹو گرافر کے ہمراہ اچانک مشن ہاؤس میں آیا اور میرا انٹرویو لیا جو اس کے صفحے کی چوڑائی پر پھیلے ہوئے جلی عنوان اور عاجز کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس میں بانی جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز ربوہ اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کا ذکر تھا۔ نیز رپورٹر نے (اس کے الفاظ میں) "دنیاوی شان و شوکت سے معرا مشن ہاؤس اور رہائش گاہ" اور عاجز کے بارہ میں اس کے اپنے تأثرات بھی لکھے۔

اس طرح طرح اللہ تعالیٰ نے سارے زیمبیا میں ہمارے مشن کی شہرت کے سامان کر دیئے

فالحمد للہ علی ذٰلک

(باقی)

لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کا دوسرا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار دن کے بارہ بجے مسجد "فضلِ عمر ہمبرگ" میں انعقاد پذیر ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ سلمیٰ منیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہمبرگ نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو خاکسارہ (فائزہ جلیل) نے کی۔ بعدہٗ صدر لجنہ نے تمام بہنوں سمیت عہد دہرایا۔ عہد کے بعد بیگم قدسیہ ندیم صاحبہ نے درثمین کی وہ نظم خوش الحانی سے پڑھی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بہنوں کو نماز پڑھنے امام وقت کے ہر حکم اور ہر تحریک پر عمل کرنے، اور مطالعہ کتب حضرت اقدس کی تلقین کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہمبرگ (فائزہ جلیل) نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس ابتدائی کارروائی کے بعد تلاوت، نظم، دینی معلومات، تقریر، اور نمائش کے مقابلے ہوئے۔ جن کے نتائج درج ذیل ہیں۔

مقابلہ تلاوت | اوّل۔ عابدہ فہیم صاحبہ۔ دوم: عقیلہ ادریس صاحبہ

مقابلہ نظم | اوّل: عابدہ فہیم صاحبہ، دوم: قدسیہ ندیم صاحبہ۔ سوم: طاہرہ ہاشمی صاحبہ

مقابلہ دینی معلومات | اوّل: ریحانہ مختار صاحبہ۔ دوم۔ خالدہ ادریس۔ سوم۔ نجمہ حفیظ صاحبہ

مقابلہ تقریر | اوّل: ریحانہ مختار صاحبہ "اسلامی پردہ کی اہمیت اور ضرورت"
" دوم: امۃ القیوم صاحبہ " اسلام میں ماں کا مقام اور ذمہ داریاں"
" سوم: عقیلہ ادریس صاحبہ " اسلامی معاشرہ میں عورت کا کردار"

مقابلہ نمائش | اوّل۔ نجمہ حفیظ صاحبہ۔ دوم۔ قدسیہ ندیم صاحبہ۔ سوم۔ پروین فضل صاحبہ

ان مقابلوں کے دوران وقفہ ہوا جس میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور بہنوں کو پُرتکلف کھانا کھلایا گیا۔ جس کا تمام خرچ اور انتظام لجنہ کی ممبران نے خود کیا۔ کھانا پکانے اور دیگر انتظامات میں خاکسارہ اور صدر صاحبہ کے ساتھ محترمہ زاہدہ نصیر صاحبہ، عقیلہ ادریس صاحبہ، ریحانہ مختار صاحبہ یاسمین خواجہ، نسرین صاحبہ نجمہ حفیظ اور قدسیہ ندیم صاحبہ نے تعاون کیا۔

جلسہ کی کارروائی محترم امام صاحب کی اختتامی تقریر کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ناجائز خواہشات پوری کرنے سے روکیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے تربیتِ اولاد اور حقوقِ والدین پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد آپ نے اختتامی دعا کرائی۔

آخر میں صدر صاحبہ نے مقابلوں میں اوّل، دوم، اور سوم آنے والی بہنوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اس طرح شام ۴ بجے ہمارا یہ دوسرا سالانہ اجتماع بخیر و بخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

(فائزہ جلیل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہمبرگ)

وساوس اور گناہوں سے بچنے کا علاج

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ جولائی ۱۹۸۰ء کو گوٹن برگ (سویڈن) کی ایک استقبالیہ تقریب میں فرمایا:۔

"انسان ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے کئی وسوسے اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور اگر وہ ان وسوسوں کے بُرے اثرات سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو بسا اوقات غلط راہ پر پڑ جاتا ہے اور نقصان اُٹھانے والوں میں جا شامل ہوتا ہے اسی قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے

استغفار اور لاحول

بکثرت پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔

استغفار اندرونی دفاع کے لئے ہے اور

بیرونی دفاع کے لئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی دعا سکھائی گئی ہے جو لوگ استغفار کو اپنا شعار بناتے ہیں اور ساتھ ہی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا وِرد کرتے رہتے ہیں وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچے رہتے ہیں انسان اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل کے نتیجہ میں گناہوں سے بچتا ہے اور فضل کو جذب کرنے کے لئے دُعا ضروری ہے اسی لئے مومنوں کے واسطے استغفار اور لاحول کا وِرد کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے"

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۹۵ - ۱۹۴)

(مرسلہ مکرم محمود مجیب صاحب اصغر لاہور)

عشرۂ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ۲ دسمبر تا گیارہ دسمبر عشرۂ تربیت منائیں جسمیں درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دی جائے۔

- پنجگانہ نماز باجماعت کا التزام۔ سست خدام سے رابطہ انہیں نمازوں کا پابند بنانے کیلئے حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیتے ہوئے مؤثر مساعی۔
- روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم
- دو مرتبہ باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی۔
- روزانہ تربیتی اجلاس میں باری باری عناوین درج ذیل پر تربیتی تقاریر۔

۱۔ امانت و دیانت، ۲۔ دعا اور ذکر الٰہی، ۳۔ تلاوت قرآن کریم، ۴۔ نماز باجماعت ۵۔ راست گفتاری، ۶۔ جھوٹ، ۷۔ غیبت، ۸۔ توکل علی اللہ، ۹۔ ایفائے عہد ۱۰۔ عجز و انکسار

- حضرت اقدس کی تصنیف لطیف کشتی نوح سے ہماری تعلیم کا مطالعہ۔
- صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام پر عمل۔ غلبۂ اسلام، قدرت ثانیہ کے استحکام و دوام اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بکثرت دعائیں۔
- صحبتِ صالحین۔ افشائے سلام۔ عیادت مریضاں اور اسلامی اخلاق کو اپنانے کے لئے عملی کوشش۔

قائدین کرام اور ناظمین تربیت سے گذارش ہے کہ عشرہ تربیت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تدبیر اور دعا سے کام لیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

عشرۂ تربیت کی مفصل رپورٹ ضرور بھجوائیے فجزاکم اللہ

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم عبدالحق صاحب میو ہسپتال ریڈیم وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد صادق خان۔ چیپ سائیکل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

۲۔ مکرم حکیم محمد اجمل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پاراچنار (کرم ایجنسی) عرصہ ڈیڑھ ماہ سے انتڑیوں میں درد، جگر کی خرابی اور پیٹ کے سوج جانے سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ہفتہ عشرہ سے بیماری میں شدت پیدا ہوگئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

۳۔ میری بہن قدسیہ یونس صاحبہ کا میو ہسپتال لاہور میں کینسر کا آپریشن ہوا ہے۔ اس سے پہلے پچھلے سال بھی اسی سلسلہ میں ایک آپریشن ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور اس آپریشن کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے اور مزید پیچیدگیوں اور دکھوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(بشارت احمد D/147 اٹک سٹی)

۴۔ میری بیوی کی بھاوجہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عطاء اللہ صاحب کریم نگر فیصل آباد اور ان کا بھانجہ عزیزم شیخ ظہور احمد صاحب گلشن کالونی فیصل آباد ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (صدرالدین۔ ملتان روڈ لاہور)

۵۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ کو اکثر سانس کی تکلیف رہتی ہے۔ نیز میری دادی اماں کافی دنوں سے بیمار ہیں ٹانگوں میں تکلیف کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح مکرم محمد یوسف صاحب کئی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کھانسی کی وجہ سے بعض دفعہ سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر سہ مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (نذر محمد خان۔ نواب شاہ (سندھ))

۶۔ خاکسار کے عزیز دوست مکرم مسعود احمد مجوکہ صاحب کی والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم ملک شیر محمد صاحب مجوکہ) ان دنوں بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار کو ملازمت کے سلسلہ میں پریشانیوں کا سامنا ہے۔ احباب سے ان کے دُور ہونے اور روزگار کا سلسلہ بحال رہنے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(بشارت اللہ مہر۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی)

۷۔ میرے شوہر ملک مبارک احمد صاحب ان دنوں تلاش روزگار کے سلسلہ میں بیرون ملک گئے ہوئے ہیں ان کی کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (شمیم ملک۔ انگوری سکیم لاہور)

۸۔ آجکل میرے ایک غیر از جماعت ٹیچر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار میں اب کمی ہے لیکن کمزوری کافی ہے اُن کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد منصوری ۲۴۸۔ ڈھری حسن آباد راولپنڈی)

قراردادِ تعزیت

ہمارے نہایت ہی پیارے دوست مکرم عبدالحی صاحب ڈوگر ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

موصوف نے ایک لمبا عرصہ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر رہ کر سلسلہ کی خدمت کی آخر وقت بھی مجلس عاملہ میں "محاسب" کے عہدہ پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ بہت ہی ملنسار، کم گو۔ خلیق۔ شریف الطبع اور سلسلہ کے فدائی خادم تھے۔ بیماری کے باوجود بلس کے کام کرتے رہے۔ فرماں برداری ان کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں جن سے اس مومن صفت انسان کی خوبیاں گنوائی جاسکیں۔

ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے اس وجود سے نیک معاملہ فرمائے۔ آمین!

ہم ہیں دعاگو

(قائد مجلس و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دارالفضل فیصل آباد)

نمایاں کامیابی

بفضل خدا میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر نعیم احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایم۔ ڈی۔ H-46 ماڈل ٹاؤن لاہور نے پنجاب یونیورسٹی سے امسال D.T.C.D کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز عنقریب مزید تعلیم کے لئے بیرون ملک جا رہا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے بیش از پیش کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(منیر احمد قریشی H-46 ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

چھنی تاجہ ریحان (حلقہ تخت ہزارہ) میں تربیتی و تبلیغی جلسہ

محترم نائب ناظر اصلاح وارشاد کی آمد:

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھنی تاجہ ریحان۔ حلقہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ الحمد للہ!

اس اجلاس کا انعقاد محترم ملک غلام حیدر صاحب صدر جماعت کے دفتر کے وسیع احاطہ میں ہوا۔ مہمانوں کے استقبال کے لئے اس احاطہ کی صفائی اور تزئین کی گئی۔ اور روشنی کا بہترین انتظام کیا گیا۔ ۳½ بجے سہ پہر محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی بذریعہ وین تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ محترم مولانا محمد حسین صاحب صحابی بھی باوجود علالتِ طبع کے تشریف لے آئے تھے۔ جزاھما اللہ احسن الجزاء

نماز عشاء کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ ابتداء میں محترم ملک ولایت خان صاحب سابق آڈیٹر تحریک جدید ربوہ نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد محترم ملک عبدالرشید صاحب نے سیدنا حضرت اقدس کا منظوم شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔ پھر خاکسار نے اس اجلاس کی غرض و غایت بتائی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد محترم مولانا محمد حسین صاحب نے نہایت ہی شیریں پیرایہ میں جماعت سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پرجلال خطاب فرمایا۔ جو بڑا مؤثر اور مفید ثابت ہوا۔ الحمد للہ! اس کے بعد مولانا موصوف نے سلائیڈز دکھائیں۔ اس سارے پروگرام میں گاؤں کے احباب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا ۲۵۰ مرد و زن شامل ہوئے جن میں سے صرف ۳۵۔ افراد جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اس اجلاس کی تیاری کے سلسلہ میں محترم ملک عبدالرشید صاحب آف سندھ نے خصوصی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد الیاس منیر۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

سب سے اچھی بات

"وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○" (حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ نبوت / نومبر کے خطبہ جمعہ میں اس آیت قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کی توحید خالص کا پرچار کرنا اس توحید کا حقیقی عرفان حاصل کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سانچے میں ڈھال کر حقیقی فرمانبردار بننا ہے

حضور نے فرمایا کہ:۔

دعا کریں کہ جو ہماری زبان پر ہے۔ وہی ہمارا راسخ عقیدہ ہو اور اسی کے مطابق ہمارے اعمال ہوں اور اللہ کی رضا کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر رہے (آمین)

(بحوالہ الفضل ۲۳ نبوت / نومبر ۱۹۸۱ء)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

نومبر و دسمبر ۱۹۸۱ء کا خالد۔ تشحیذ الاذہان

مورخہ ۲۴۔ اور ۲۵ نومبر ۱۹۸۱ء کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۰ دسمبر ۸۱ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں!

منیجر
خالد۔ تشحیذ الاذہان ربوہ

اپنا فائل مکمل کرلیں!

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کا کوئی پرچہ سالِ رواں میں اگر کسی خریدار کو نہ ملا ہو تو وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں دفتر خالد۔ تشحیذ الاذہان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

منیجر
خالد و تشحیذ الاذہان
ربوہ

اٹھڑا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل، تبخیر معدہ
مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:
مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سٹیج یا حلقہ خاص کے ٹکٹوں کیلئے درخواست

جلسہ سالانہ قریب ہے۔ سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹوں کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر ٹکٹ کی درخواست پر صدر مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔ اگر آپ نے پہلے درخواست بھجوادی ہے اور صدر کی تصدیق نہیں بھجوائی تو دوبارہ بھجوائیں۔ دوران جلسہ کسی کو ٹکٹ نہیں دیا جائیگا۔ ۲۶ کو صبح آٹھ بجے سے قبل ٹکٹ حاصل کرلیں۔ بے پردہ خواتین کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا اس لئے لجنات کی صدر تصدیق کرتے ہوئے اس بات کا ذکر ضرور کریں کہ یہ پردہ کرتی ہیں۔ بے ضرورت ٹکٹ نہ لیں سٹیج کی جگہ بھی محدود ہوتی ہے اور حلقہ خاص میں بھی چند سو کرسیاں ہوتی ہیں۔ لجنہ کے قانون کے مطابق ہر لجنہ کی صدر کو ٹکٹ سٹیج ملتا ہے لیکن ٹکٹ جاری کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ ٹکٹ اسی صدر کو دیا جائے جس کی لجنہ عملاً کام کررہی ہے مثلاً رپورٹ آتی ہے۔ چندہ آتا ہے سالانہ اجتماع پر وہ آتی ہیں اگر رپورٹ نہیں بھجوائیں تو ٹکٹ نہیں دیا جائیگا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الوداعی پارٹی

مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی نے مورخہ ۶ نومبر بروز جمعہ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرمی عنایت اللہ نگران حلقہ بدوملہی کو ایک الوداعی پارٹی دینے کا انتظام کیا جس میں ۷۵ سے زائد خدام اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ اس تقریب سے پہلے ایک تربیتی اجلاس کا بندوبست کیا گیا تھا جس میں مکرم حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ، محترم پریذیڈنٹ صاحب، محترم سیکرٹری وقف جدید مقامی، محترم سابق قائد صاحب اور محترم قائد صاحب نے خدام کو تربیتی نصائح سے نوازا اور خدام کو نئی قیادت سے اطاعت و فرمانبرداری اور مرکز سے وابستگی کی تلقین کی۔ اس کے بعد خدام کو چائے پارٹی دی گئی۔

اس اجلاس کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کے گیارہ خدام نے بداخلاقی سے بچنے کا عہد کیا۔ عہد لینے سے قبل مکرمی مربی صاحب مقامی حنیف احمد محمود شاہد نے ایفائے عہد پر تقریر فرمائی اور عہد کو تازہ رکھنے اور اس پر قائم رہنے کی تلقین کی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عہد میں برکت ڈالے اور عمر بھر اس پر قائم رہنے کی توفیق دے اور مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی کو نئی قیادت مبارک کرے۔ آمین

(مرسلہ، دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام
میں مرکزِ احمدیت میں تشریف لانے
والے احباب کی خدمت میں
ہم صدق دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں
آپ کا
ان مبارک ایام میں ربوہ آنا، جلسہ کے دنوں
میں یہاں قیام کرنا اور پھر بخریت واپس جانا
ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔
اور آپ
ان ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد اٹھائیں
حکیم انوار احمد جان دواخانہ حکیم نظام جان
گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷
پوسٹ بکس ۲۲۲

"غیرت الٰہی" صفحہ ۳ سے آگے

اس نے یہ سوال دو تین بار دوہرایا۔ آپ اس کے جواب میں یہی فرماتے رہے:

"ہاں چاہے کوئی کرے"

اس پر وہ خاموش ہوگیا۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۰۷ بحوالہ تاریخ احمدیت حصہ سوم صفحہ ۳۰۱)

(باقی)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

گوجرہ میں محترم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تشریف آوری

گوجرہ۔ ۱۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے مجوزہ پروگرام کے مطابق مسجد احمدیہ گوجرہ میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مقامی اور مضافاتی احمدی حضرات و خواتین نے شرکت کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

مسجد کے صحن کو خوبصورت سائبان اور تبلیغی قطعات سے مزین کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد اندازاً پانچسو تھی جس کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ گوجرہ کے ذمہ تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ نے جماعت احمدیہ گوجرہ کی درخواست پر نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں خدائے بزرگ و برتر کا قرب حاصل کرنے پر ایک پرمعارف وعظ فرمایا اور حاضرین کو کثرت سے ذکر الٰہی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے لو لگانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے نہ صرف سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقوال و افعال کی روشنی میں بلکہ خود اپنی ذاتی تجربات زندگی سے بھی یہ حقیقت ثابت فرمائی کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے، ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی کام کے لئے محض دنیاوی اسباب پر سہارا رکھنا۔ ایک احمدی کی شان نہیں ہے۔ ایک احمدی کی شان اسی میں ہے کہ وہ صرف اپنے خدا سے ہی رجوع کرے اور اس سے سب کچھ مانگے۔ اپنی ہر تکلیف یا حاجت اس کے حضور پیش کرے۔ اس سے حاجت روائی کی توقع رکھے۔ بیشمار نوافل اور بے شمار ذکر الٰہی کے ساتھ بے شمار درود و سلام بحضور فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے اور دیکھے کہ یہ چیزیں اسباب سے زیادہ اثر کرتی ہیں۔

خطبہ اور نماز جمعہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ان غیر از جماعت بھائیوں کو شرف ملاقات بخشا جو مرتی ہاؤس میں تشریف فرما تھے۔ اور جن کی تعداد بیس تک پہنچ گئی تھی۔ ان میں ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر، ایک کالج کے لیکچرر۔ ایک نیشنل بنک کے منیجر بھی تھے۔ آپ نے یہاں بھی چند اہل ذوق دوستوں کے سوالات کا نہایت محبت بھرے لہجہ میں اور نہایت ہی مدلل اور مبسوط جواب دیئے۔ نماز مغرب سے قبل آپ کو الوداع کہا گیا اور آپ کی تشریف آوری پر پڑھی جانے والی خیر مقدمی دلچسپ نظم خوب صورت فریم کی صورت میں پیش کردی گئی۔ جو مکرم جناب سید حسن محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی نے کہی تھی۔ مگر وقت کی قلت کے باعث نہ سنائی جاسکی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد گوجرہ ضلع فیصل آباد)

ربوہ کے ماحول کو پاک صاف رکھیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب تر آرہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے مطابق ربوہ کے ماحول کو ہر لحاظ سے پاک رکھنا ہمارا اہم فریضہ ہے۔

اس سلسلہ میں تمام منتظمین اطفال ربوہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں زیادہ سے زیادہ وقار عمل منائیں اور ربوہ کے ماحول کو پاک و صاف رکھیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موکے مت کاٹیے پھر اُگ آئیں گے
وارٹس کیور WARTS CURE
سے خشک ہوکر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اُگتے۔ قیمت فی کیور -/۱۵ لٹریچر مفت
کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۷ ؛ ۶۰۶

سرمہ نور والوں کا نورانی کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کا ضامن
گھر کا چراغ اولاد نرینہ کی مجرب دوا
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ

بقیہ : تدفین

جنازہ جب بہشتی مقبرہ پہنچا تو ہزاروں ہزار احباب پہلے ہی سے لائنوں میں بڑی تنظیم اور ترتیب کے ساتھ احاطہ بہشتی مقبرہ میں خاموشی سے کھڑے تھے۔ چونکہ ابھی پیدل احباب آ رہے تھے اس لئے تابوت کو وین سے باہر نکال کر چارپائی پر رکھے جانے کے بعد حضور نے چند منٹ توقف فرمایا اور جب سب احباب بہشتی مقبرہ پہنچ گئے تو حضور انور ایدہ اللہ نے چار بج کر سات منٹ پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ ختم ہونے کے بعد مائیک پر اعلان کیا گیا کہ تمام احباب وقار اور تنظیم کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے رہیں اور جنازے کو کندھا دینے کے لئے آگے نہ آئیں تاکہ گرد نہ اڑے اور ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ جنازہ اٹھایا گیا اور بہشتی مقبرہ کے وسط میں واقع اندرونی چار دیواری کی طرف لے جایا گیا۔ حضور نے بھی کندھا دیا اور جنازہ کے پہلو میں چلتے رہے۔ چار دیواری میں جگہ محدود ہونے کی وجہ سے یہ اعلان کیا گیا کہ محدود تعداد میں احباب چار دیواری کے اندر تشریف لے جائیں۔ ان میں افرادِ خاندان حضرت اقدس، اصحاب کرام، امرائے اضلاع، امرائے مقامی، ناظر صاحبان، وکلائے تحریک جدید، وقفِ جدید اور تحریکِ جدید کے اراکین، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے بعض عزیزان، پرائیویٹ سیکرٹری کا عملہ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے گھر کے ملازمین اور اور بعض نمایاں شخصیتیں شامل تھیں۔

قبر کی تیاری

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی آخری آرامگاہ کے طور پر جو قبر تیار کی گئی وہ حضرت مصلح موعود کے پہلو میں چار دیواری کی شرقی دیوار کے قریب حضرت مصلح موعود کی قبر سے تھوڑا ہٹ کر بنائی گئی تھی۔ تابوت کو لحد میں اتارنے کے کام میں حضورِ انور نے بنفسِ نفیس حصہ لیا اور رسّا پکڑ کر تابوت کو لحد میں اتارا۔ اور پھر جب ریت ڈالنے کا کام شروع ہوا تو پہلی تغاری حضورِ انور نے اپنے دستِ مبارک سے ڈالی۔ ریت ڈالنے اور اینٹوں کی تنصیب کے بعد اینٹوں کے اوپر پلاسٹک کی چادر ڈالی گئی۔ اس کے اوپر مٹی ڈالی گئی۔ سب سے پہلے حضور انور نے دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین دفعہ مٹی ڈالی۔ اس دوران سارا وقت حضورِ انور قبر کے سرہانے کھڑے قبر کی تیاری کے سلسلے میں ہدایات دیتے رہے۔ جب مٹی ڈالنے کا مرحلہ آیا تو حضور قبر کے پاس سے ہٹ گئے تاکہ جملہ احباب باری باری قبر پر مٹی ڈال سکیں۔ حضورِ انور اس دوران چار دیواری کی دوسری قبروں کی طرف گئے اور فاتحہ پڑھی۔ اس دوران میں حضور نے بزرگ امیر ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے گفتگو فرمائی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی بیماری اور آخری لمحات کا ذکر فرمایا۔ قبر کی تیاری کے بعد حضور نے پانچ بج کر چھ منٹ پر اجتماعی دعا کرائی جس میں چار دیواری سے باہر موجود ہزاروں ہزار احباب نے بھی شمولیت کی اور حضورِ انور کی اقتدا میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد حضور بہشتی مقبرہ سے واپس تشریف لے گئے۔

تابوت

جس تابوت میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو امانتاً دفن کیا گیا ہے اس کا رنگ سفید تھا۔ یہ لکڑی کا بنا ہوا تھا لیکن اس کے اندر کی طرف ایسبسٹوس کی لائننگ لگی ہوئی تھی اور اس کے اندر روئی اور ململ کی ایک نرم تہہ لگائی گئی تھی۔ تابوت کی بیرونی سطح پر جستی چادر لگائی گئی تھی اور اس پر سفید رنگ کا پینٹ کیا ہوا تھا۔

تدفین کے بعد بھی حضور انور سے تعزیت کا اظہار کرنے والے احباب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اور جو لوگ وقت پر نہیں پہنچ سکے وہ حضور انور کی رہائش گاہ پر جا کر تعزیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو بڑھاتا چلا جائے۔ آپ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو اس صدمہ کی برداشت کی توفیق دے اور ہر دکھ، غم اور پریشانی سے بچائے رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ٹنڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کو درج ذیل کاموں کی تکمیل کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۱۰/۱۲/۸۱ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے زرِ ضمانت کال ایٹ ڈیپازیٹ کی صورت میں ٹنڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا جسکے بغیر کوئی ٹنڈر قابلِ قبول نہ ہوگا ٹنڈر بحساب مبلغ -/۲۵ روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ضلع کونسل جھنگ سے ایک روز قبل تک دورانِ اوقاتِ کار حاصل کئے جا سکتے ہیں چیئرمین ضلع کونسل جھنگ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دیں۔

نوٹ:۔ میٹریل بذمہ ٹھیکیدار ہوگا۔ کال ایٹ ڈیپازیٹ صرف جھنگ صدر کے بینکوں سے تیار شدہ قابلِ قبول ہوگی

نمبر شمار	نام کام	اسٹیمیٹ	زرِ ضمانت	معیاد
۱-	تعمیر ۴ عدد سٹورز اندرون ذیل گھر جھنگ صدر	۳,۷۹,۰۰۰/-	۷۶۰۰/-	۵ ماہ
۲-	تعمیر ۱ عدد دوکانات بمقام امین پور	۲,۰۰,۰۰۰/-	۴,۰۰۰/-	۳ ماہ
۳-	تعمیر ۱۲ عدد دوکانات بمقام بھوانہ	۲,۴۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	۴ ماہ
۴-	مرمت سڑک لالیاں کانڈیوال میل ۴-۳-۱	۲,۰۰,۰۰۰/-	۴,۰۰۰/-	۶ ماہ
۵-	مرمت سڑک چک ۱۷۵ ادھی مراد والا پتھریلی	۴۷,۸۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۳ ماہ
۶-	تعمیر تین عدد کیٹل شیڈ میلا گراؤنڈ جھنگ	۱,۸۶,۵۰۰/-	۳۸۰۰/-	۳ ماہ
۷-	تعمیر سڑک میلا گراؤنڈ جھنگ صدر	۸۳,۵۰۰/-	۱۷۰۰/-	۳ ماہ
۸-	تعمیر شیڈ (پورچ) مین گیٹ میلا گراؤنڈ جھنگ صدر	۱,۵۹,۵۰۰/-	۳,۲۰۰/-	۳ ماہ
۹-	تعمیر شیڈ برٹھیاں میلا گراؤنڈ جھنگ	۲,۰۰,۰۰۰/-	۴,۰۰۰/-	۳ ماہ
۱۰-	تعمیر سڑک احمد پور سیال عیسےٰ والہ ½ میل	۸,۰۰,۰۰۰/-	۱۶,۰۰۰/-	۶ ماہ
۱۱-	تعمیر وٹرنری آفیسر کوارٹر بمقام وٹرنری ہسپتال ۲۰۶	۹۸,۰۰۰/-	۲,۰۰۰/-	۳ ماہ
۱۲-	" " " " گودارہ -	۹,۸,۰۰۰/-	۲,۰۰۰/-	۳ ماہ
۱۳-	تعمیر حفاظتی دیوار بھوانہ خبر والہ روڈ -	۵۷,۰۰۰/-	۱,۲۰۰/-	۳ ماہ

المشتہر

چیئرمین ضلع کونسل جھنگ فون نمبر ۲۰۷۶

I.P.L ۸۲۶۶

اراضی برائے ٹھیکہ

چار صد (۴۵۵) ایکڑ زرخیز نہری اراضی بر موقع فضل بھمبر و ریلوے سٹیشن، نصرت آباد اسٹیٹ میں ٹھیکہ پر دی جانی مقصود ہے۔ اراضی ہر قسم کی فصل کیلئے موزوں۔ با موقع اور پانی کے لحاظ سے شروع موگہ میں واقع ہے۔ احمدی زمیندار صاحبان کے لئے زریں موقع ہے۔

سندھ میں سیٹھ عزیز احمد مختار عام نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نصرت آباد اسٹیٹ فضل بھمبر و ضلع تھرپارکر سے رجوع کریں۔ لاہور میں مصطفیٰ احمد خان ۲/۲ شبیر روڈ لاہور چھاؤنی فون نمبر ۳۷۰۹۴۳ سے رجوع کریں!

مصطفیٰ احمد خان : ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴